

127476 - عورت پر نماز با جماعت فرض نہیں ہے، نیز عورت کی گھر میں تنہا نماز افضل ہے۔

سوال

عورت کیلئے نماز با جماعت کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ تنہا نماز میں اس کیلئے خشوع کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں، اور اگر گھر میں والد اور بھائیوں کے ساتھ دوبارہ فرض نماز با جماعت کا موقع ملے تو کیا اس کی یہ نماز نفل شمار ہو گی؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عورت پر نماز با جماعت فرض نہیں ہے، عورت کی گھر میں تنہا نماز مسجد میں با جماعت نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔

چنانچہ سنن ابو داود (567) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنی خواتین کو مساجد میں آنے سے مت روکو؛ اگرچہ ان کے گھر ان کیلئے بہتر ہیں) اس روایت کو البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (515) میں صحیح قرار دیا ہے۔

دائمى فتوى كميٹى كے علمائے كرام كہتے ہیں:

"خواتین پر پانچوں نمازوں میں سے كوئى بهى نماز مسجد میں با جماعت ادا كرنا واجب نہیں ہے، چاہے نماز فرض ہو یا نفل ان كى گھروں میں نماز مساجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے، تاہم اگر خاتون مسجد میں جا كر نماز ادا كرنا چاہے تو اسے روكنا نہیں چاہیے بشرطیکہ نماز كى ادائیگی كیلئے جاتے ہوئے اسلامى آداب كا بهر پور خیال ركھے، مثلاً: مكمل شرعى پردے كے ساتھ، خوشبو استعمال كئے بغير مسجد جائے اور مردوں كے پیچھے نماز ادا كرنے" انتہی

"فتاوى اللجنة الدائمة" (8/213)

شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہیں :

"خواتین کی نماز گھروں میں ہی افضل ہے چاہے وہ گھروں میں تنہا نماز ادا کریں یا باجماعت" انتہی  
"مجموع فتاویٰ ابن باز" (78 / 12)

اگر گھر میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو تو عورت کیلئے افضل یہی ہے کہ ان کے ساتھ نماز ادا کرے اکیلے نماز  
مت پڑھے، چاہے یہ جماعت خواتین کے ساتھ ہو یا محرم مردوں کے ساتھ۔

چنانچہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی "مصنف" (4989) میں ام الحسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ خواتین کی امامت کرواتے تھیں، اور وہ اس دوران  
انہی کی صف میں کھڑی ہوتیں۔  
اس اثر کو البانی رحمہ اللہ نے "تمام المنہ" صفحہ: 154 میں صحیح کہا ہے۔

اسی طرح سنن الکبریٰ از بیہقی: (5138) میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرض نمازوں  
کیلئے خواتین کی جماعت کرواتے، تو وہ جماعت کرواتے ہوئے صف کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔  
اس اثر کو نووی رحمہ اللہ نے "الخلاصہ" میں صحیح کہا ہے جیسے کہ "نصب الراية" از: زیلعی (2/39) میں موجود  
ہے۔

دائمى فتوى كميته كرام كہتے ہیں:

"اگر خواتین گھر میں باجماعت نماز کا اہتمام کریں تو یہ افضل ہے، اس کیلئے خاتون امام پہلی صف کے وسط میں  
کھڑی ہو گی، ان کی امامت وہی کرائے گی جس کے پاس سب سے زیادہ قرآن کا علم ہو اور دین کے احکامات اس  
کے پاس سب سے زیادہ ہوں" انتہی  
"فتاویٰ اللجنة الدائمة" (8/213)

اور اگر کسی خاتون کو تنہا نماز ادا کرنے پر زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں بھی اگر گھر میں نماز با  
جماعت کا موقع ملے تو وہ باجماعت نماز ہی ادا کرے تا کہ اسے جماعت کا ثواب مل سکے کیونکہ جماعت کا  
ثواب بہت زیادہ ہے، ہو سکتا ہے اگر خاتون جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرے تو یہ اس کے بارے میں بدگمانی کا  
باعث ہو کہ یہ امامت کروانے والی خاتون یا نماز باجماعت کو پسند نہیں کرتی!

یہ خدشہ کہ خاتون کو تنہا نماز پڑھنے کی وجہ سے زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے یہ محض وہم ہو سکتا ہے، ہو  
سکتا ہے شیطان اس کے ذہن میں یہ بات ڈال کر باجماعت نماز کی فضیلت سے محروم کرنا چاہتا ہے۔

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

اس لیے ایسی خاتون کو چاہیے کہ وہ گھر میں جماعت کی سہولت ملنے پر با جماعت ہی ادا کرے اور نماز میں خشوع حاصل کرنے کیلئے بھر پور کوشش کرے۔

واللہ اعلم.